یہ آیت منافقین کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب انھوں نے کہا کہ ہم نے اللہ کے رسول اور انکے ساتھیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ کیونکہ یہ صرف پیٹ کو بھرنے والے ہیں ان سے زیادہ جھوٹے اور بزدل ہم نے نہیں دیکھے (نعوذ باللہ) پس اللہ تعالی نے انکو ڈرایا ہے جو اہل حق کو مذاق کرتے ہیں کیونکہ وہ دین حق پر ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔

(ان الذین اجرموا کانوامن الذین آمنوا یضحکون۔ و اذا مروا بھم یتغامزون ۔ واذا انقلبوا الی اھلھم انقلبوا فکھین ۔ واذا رائوھم قالوا ان ھؤلاء لضالون۔ وما ارسلوا علیھم حافظین ۔ فالیوم الذین آمنوا من الکفار یضحکون ۔ علی الارائک ینظرون ۔ ھل ثوب الکفار ما کانوا یفعلون)

ترجمہ۔ بے شک جن لوگوں نے جرم کیاوہ ایمان والوں سے مذاق کرتے تھے جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے ہیں اور جب وہ اپنے گھروں کی طرف لوٹتے ہیں تو خوش طبعی میں آکر باتیں کرتے ہیں اور وہ ان پر حفاظت کرنے والے نہیں بھیجے گئے پس آج ایمان والے کافروں سے مذاق کریں گے ۔ تختوں پر بیٹھیں ہوں گے۔ کیا اب کفار کو انکے اعمال کا بدلہ دیا جاچکا ہے؟

سوال :- کیا انسان کیلئے جائز ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھنے مسجد میں چلا جائے اور اولاد گھر میں محو استراحت ہو؟

جواب :- انسان پر ضروری ہے کہ فرمان باری تعالی پر عمل کرے

اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں (یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم و اھلیکم ناراً و قودھا الناس و الحجارۃ علیھا ملائکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون مایؤ مرون) (التحریم)

قرآن کریم کی مذکورہ نص سے معلوم ہوا کہ جس طرح خود جہنم سے بچنا فرض ہے ویسے ہی اھل خانہ کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچانا ہوگا ۔ ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! " مروا ابناء کم بالصلاۃ لسبع واضربوھم علیھا لعشر وفرقوا بینھم فی المضاجع " (ابوداؤد)

اپنی اولادوں کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس سال مکمل ہونے پر نماز نہ پڑھنے پر انکی پٹائی کرو۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام ابوالعرب کی خصلت طیبہ کا ذکر قرآن حکیم یوں کرتا ہے (کان یامرا ھلہ بالصلاۃ والزکاۃ و کان عند ربہ مرضیاً) (مریم،۵۵)

یعنی جناب اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز و زکاۃ کا حکم فرمایا کرتے تھے اور مذکورہ بالا